

پیڑ راجا

مصنف
دیپکا جَید کا

مترجم
غلام حیدر



پیڑ راجا

مصنف: دیپکا جیَدکا

مصور: بِندُلیکا شرما

مترجم: غلام حیدر

چلڈرن بک ٹرسٹ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

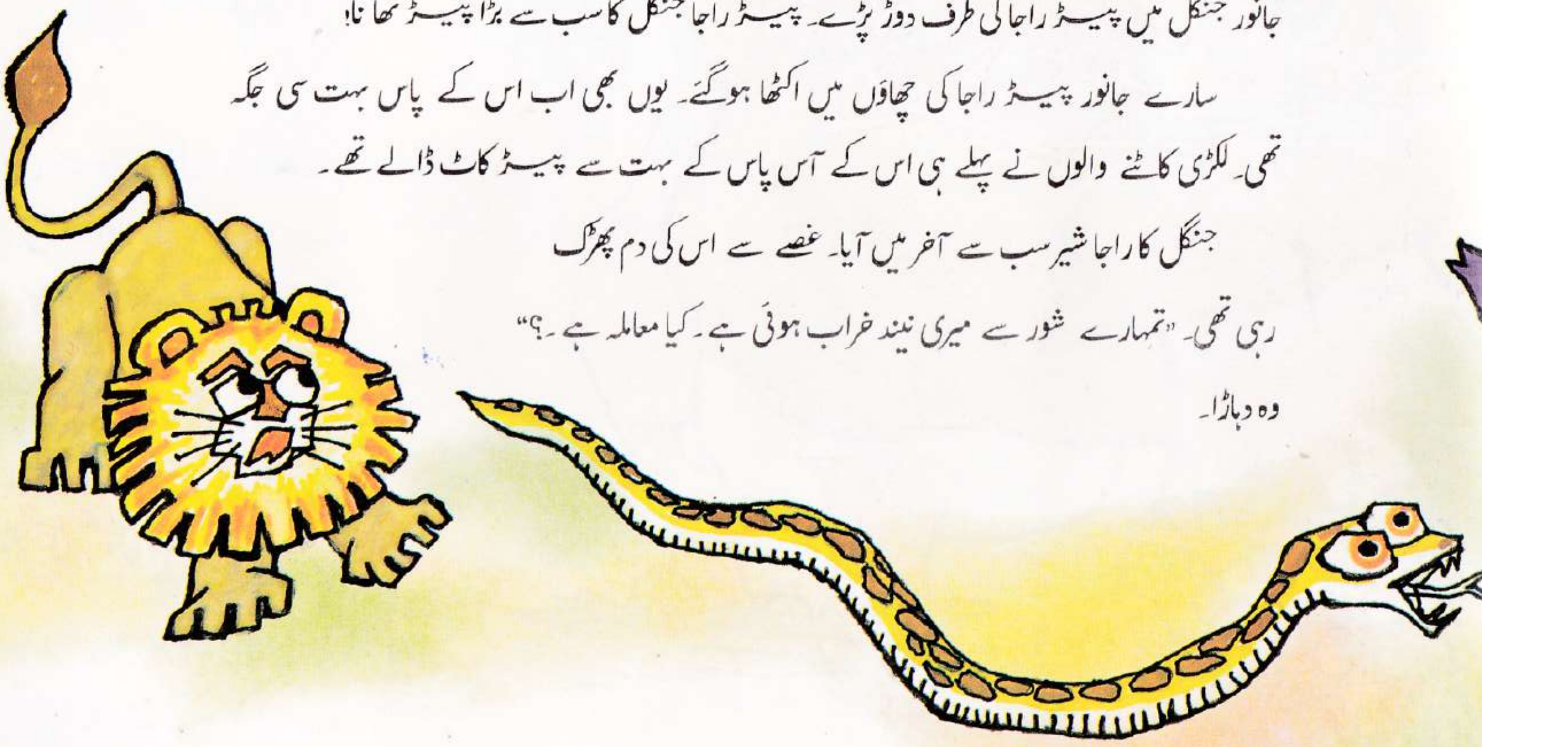
بچوں کا ادبی ٹرسٹ

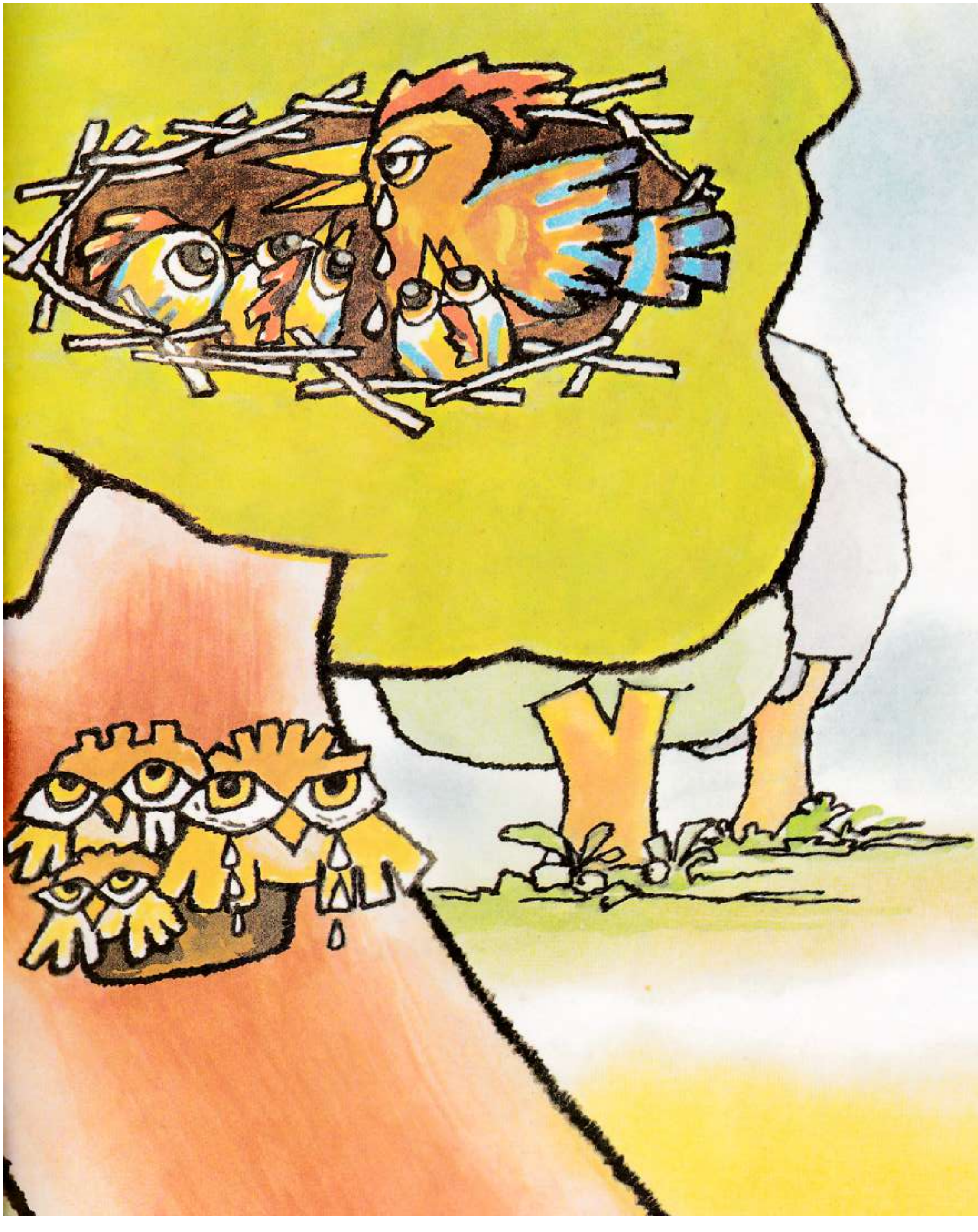


چٹر پٹر، باتونی مینا نے سب سے پہلے یہ بات شروع کی تھی۔ مگر ذرا سی دیر میں ہی جنگل کا ایک ایک جانور اسے سن چکا تھا۔ اور یہ خبر ان کے لیے سچ مچ تھی بھی بڑی ڈراونی۔ اس لیے اسے سنتے ہی سارے جانور جنگل میں پیپل راجا کی طرف دوڑ پڑے۔ پیپل راجا جنگل کا سب سے بڑا پیپل تھا نا!

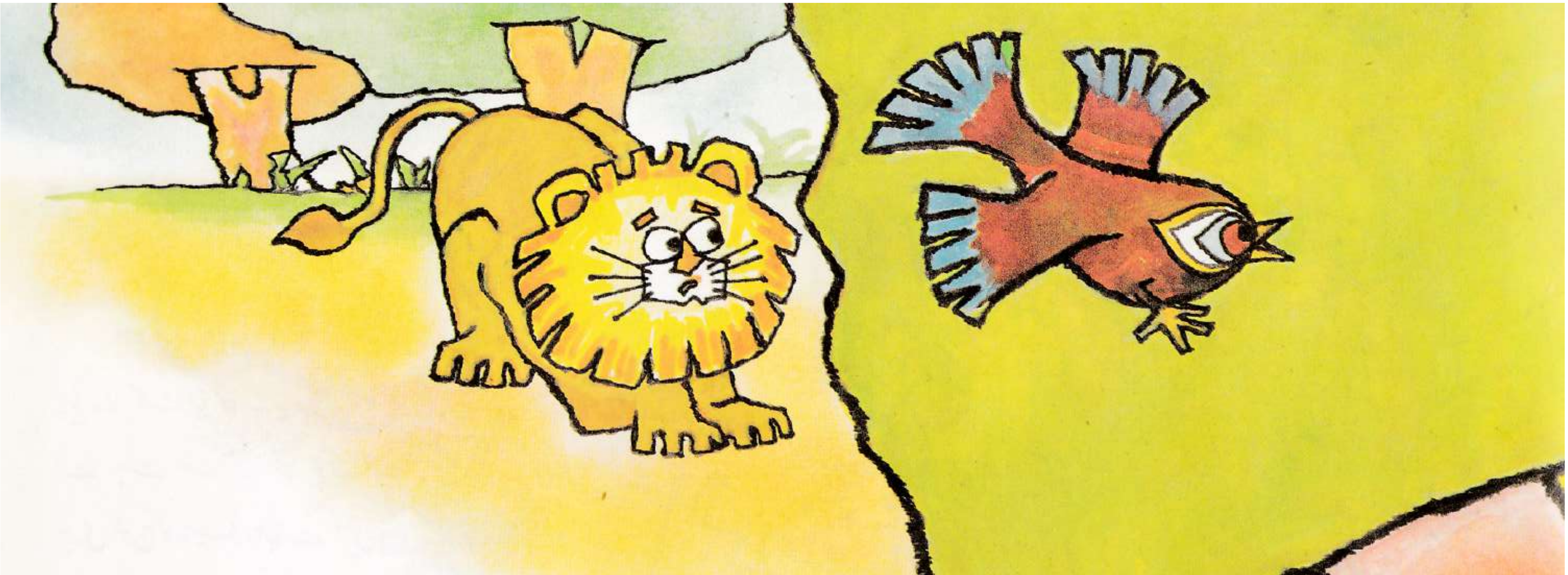
سارے جانور پیپل راجا کی چھاؤں میں اکٹھا ہو گئے۔ یوں بھی اب اس کے پاس بہت سی جگہ تھی۔ لکڑی کاٹنے والوں نے پہلے ہی اس کے آس پاس کے بہت سے پیپل کاٹ ڈالے تھے۔

جنگل کا راجا شیر سب سے آخر میں آیا۔ غصے سے اس کی دم پھڑک رہی تھی۔ "تمہارے شور سے میری نیند خراب ہوئی ہے۔ کیا معاملہ ہے۔؟" وہ دہاڑا۔





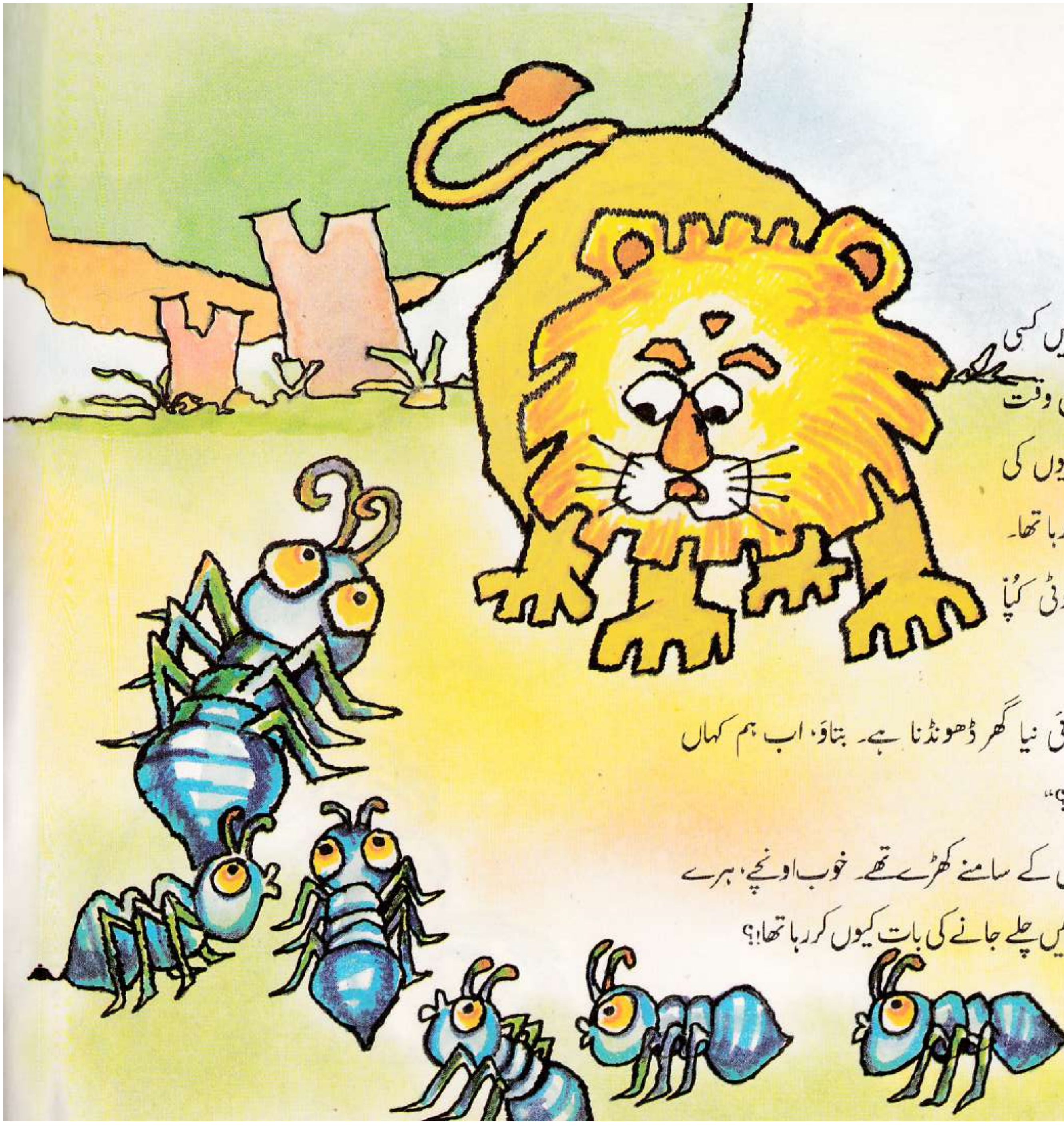
ایک قُمری پیڑ راجا کی ایک شاخ پر
بیٹھی رو رہی تھی۔ "او، او، ... او، او، ... میرے
ننھّے منّے بچوں کا اور میرا کیا ہو گا...؟"
میرا گھونسلا گر پڑے گا....!"
دو گول گول آنکھیں پیڑ کے ایک
سوراخ سے جھانکتی جھپکتی دکھائی دیں۔



"تو ہو..... تو ہو" الّو نے پوچھا "اور میرے بچوں کا کیا ہوگا!؟"

گلہریوں کے ایک پورے خاندان نے پیڑ کی چوٹی والی شاخوں میں اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ وہ گھبرا کر سب نیچے اتر آئی تھیں اور بڑی اداسی سے اپنے اس گھر کو دیکھ رہی تھیں جسے اب انھیں چھوڑنا تھا۔



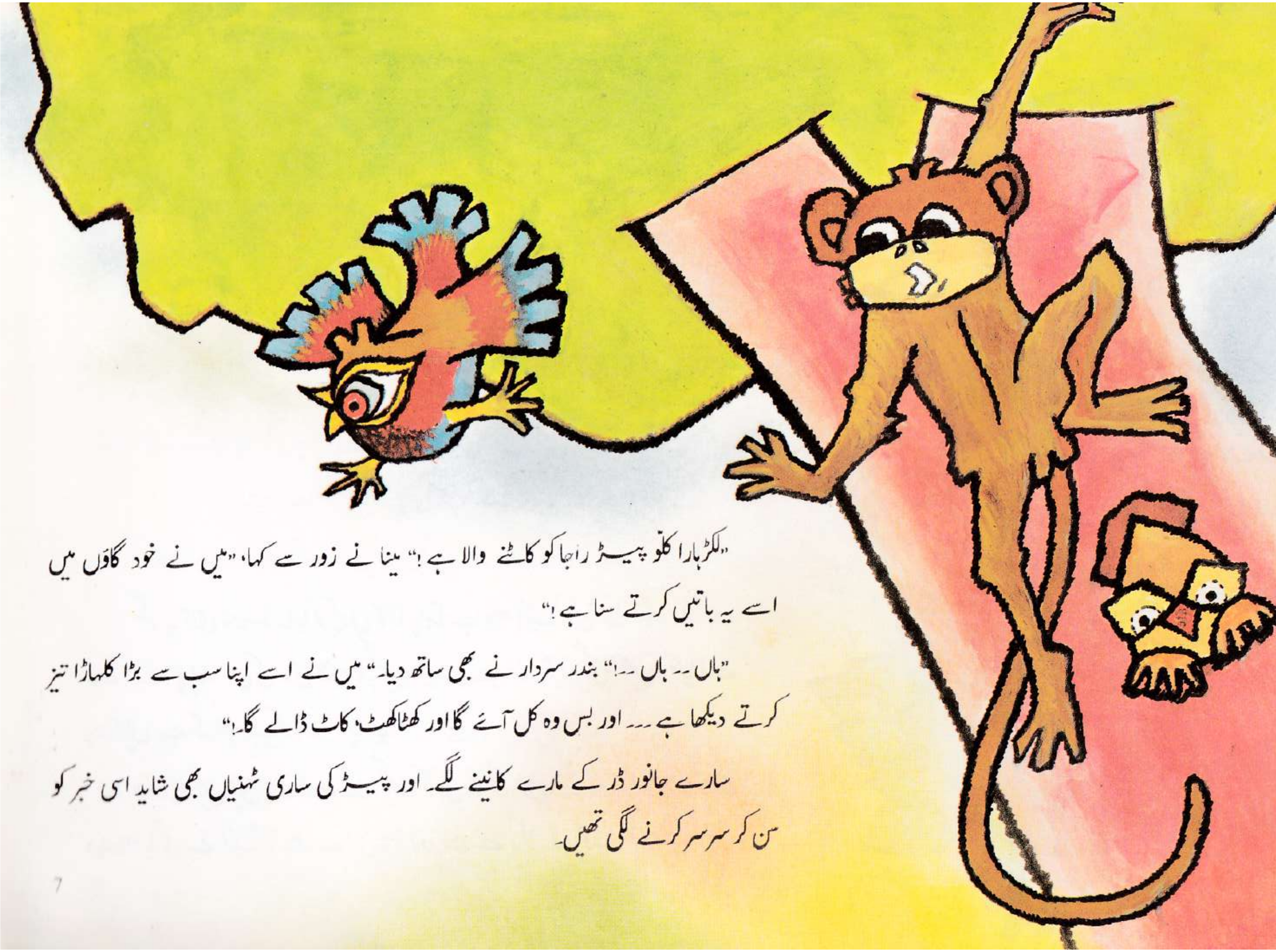


"ہوںم۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔!" شیر غرایا۔ اس کی دم میں کسی چیز نے کاٹ لیا تھا۔۔۔ یہ رانی چیونٹی تھی۔۔۔ اس وقت اسے بہت غصہ آرہا تھا چونکہ اسے اپنی چیونٹیوں کی پوری فوج کو پیپڑ راجا سے کہیں دور لے جانا پڑرہا تھا۔

"ہٹ جاؤ ہمارے سامنے سے۔۔۔ اے موٹی کپّا بلّی!"

رانی چیونٹی چیخی۔ "ہمیں فوراً اپنے لیے کوئی نیا گھر ڈھونڈنا ہے۔ بتاؤ، اب ہم کہاں جائیں۔؟ اب جنگل میں پیپڑ ہی کتنے بچے ہیں۔!؟"

شیر کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ پیپڑ راجا تو اس کے سامنے کھڑے تھے۔ خوب اونچے، ہرے بھرے۔۔۔ پھر پتہ نہیں ہر جانور اپنا گھر چھوڑنے اور کہیں چلے جانے کی بات کیوں کررہا تھا!؟



"لکڑہارا کلو پیڑ راجا کو کاٹنے والا ہے!" مینا نے زور سے کہا، "میں نے خود گاؤں میں اسے یہ باتیں کرتے سنا ہے!"

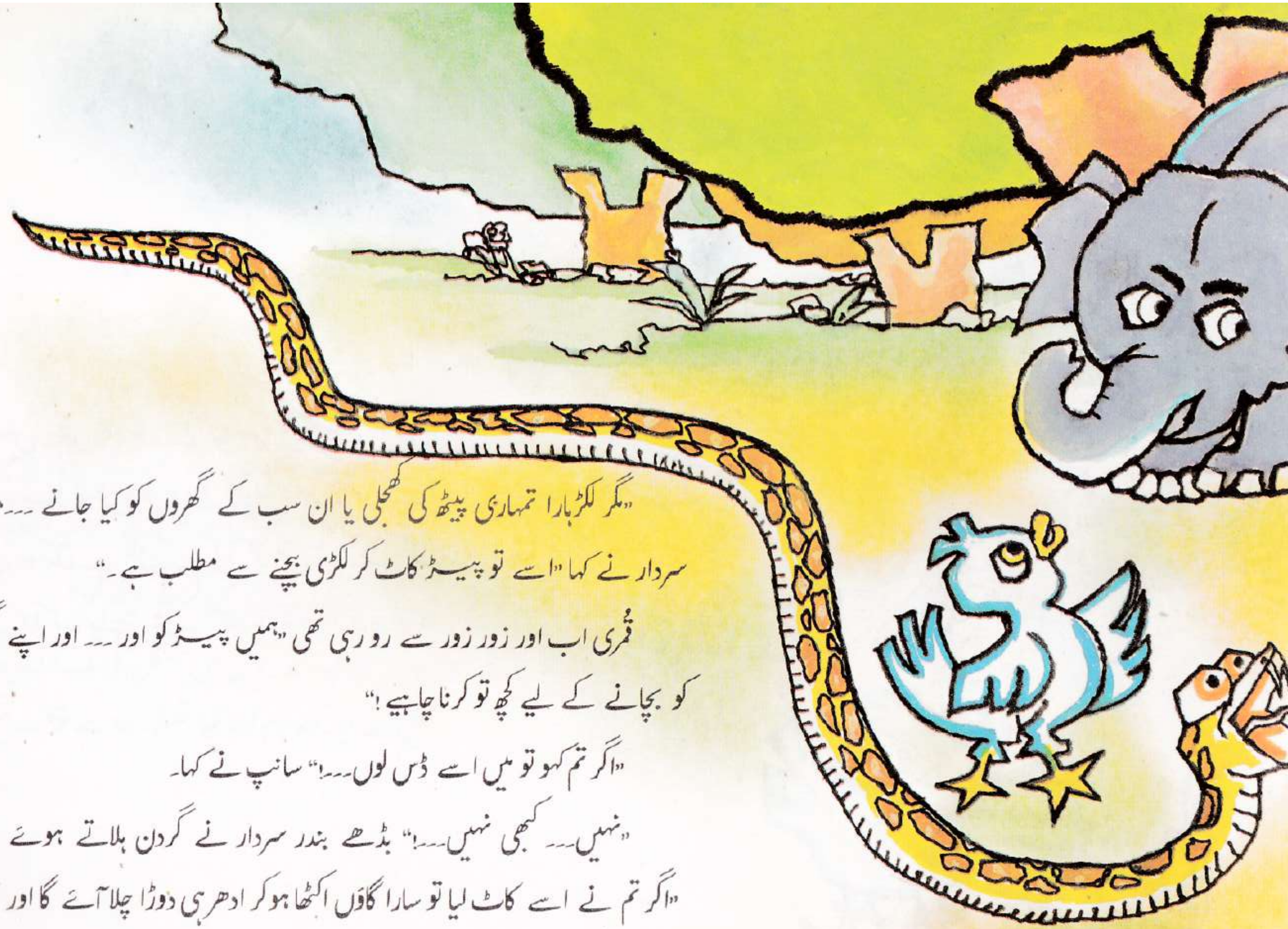
"ہاں ۔۔ ہاں ۔۔!" بندر سردار نے بھی ساتھ دیا۔ "میں نے اسے اپنا سب سے بڑا کلہاڑا تیز کرتے دیکھا ہے ۔۔۔ اور بس وہ کل آئے گا اور کھٹاکھٹ، کاٹ ڈالے گا!"

سارے جانور ڈر کے مارے کانپنے لگے۔ اور پیڑ کی ساری ٹہنیاں بھی شاید اسی خبر کو سن کر سرسر کرنے لگی تھیں۔



"مگر یہ آدمی پیڑ راجا کو کیوں کاٹنا چاہتا ہے!؟" ایک ہرن کے چھوٹے سے میمنے نے پوچھا۔ اس کی بڑی بڑی آنکھیں حیرت سے اور پھیل گئی تھیں۔ "کیا اسے پتہ نہیں ہے کہ ہم سب کو پیڑ چاہیئے۔"

"اور پھر میں اپنی پیٹھ کاہے سے کھجایا کروں گا اگر اس نے پیڑ راجا کو کاٹ دیا!؟" ہاتھی نے ایک گدّھے سے اپنی پیٹھ زور زور سے رگڑتے ہوئے کہا۔

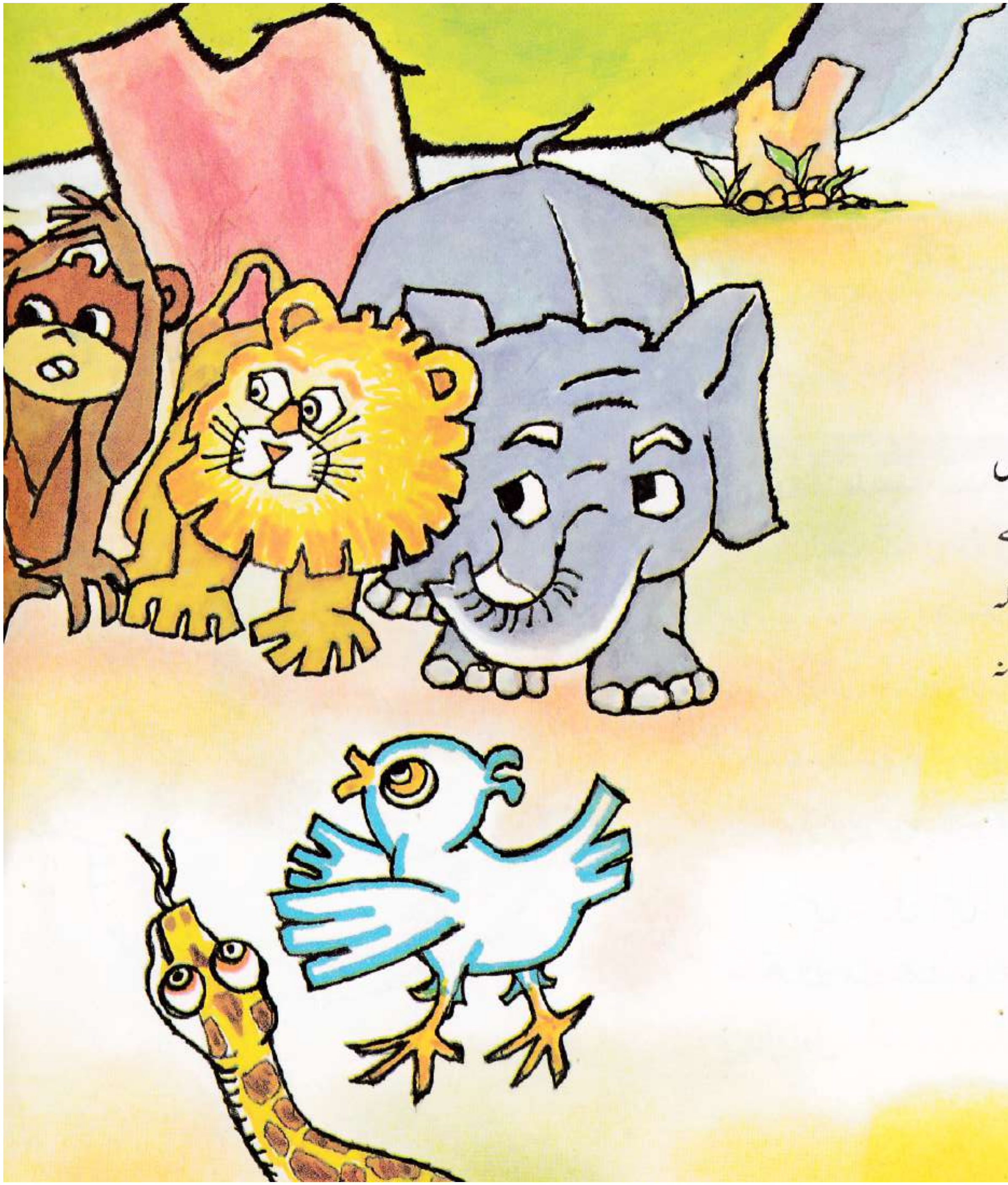


"مگر لکڑہارا تمہاری پیٹھ کی کھجلی یا ان سب کے گھروں کو کیا جانے ...،" بندر سردار نے کہا "اسے تو پیڑ کاٹ کر لکڑی بیچنے سے مطلب ہے۔"

قمری اب اور زور زور سے رو رہی تھی "ہمیں پیڑ کو اور ... اور اپنے گھروں کو بچانے کے لیے کچھ تو کرنا چاہیے!"

"اگر تم کہو تو میں اسے ڈس لوں ...!" سانپ نے کہا۔

"نہیں ... کبھی نہیں ...!" بڈھے بندر سردار نے گردن ہلاتے ہوئے سمجھایا۔ "اگر تم نے اسے کاٹ لیا تو سارا گاؤں اکٹھا ہو کر ادھر ہی دوڑا چلا آئے گا اور پھر اور پریشانی ہوگی۔

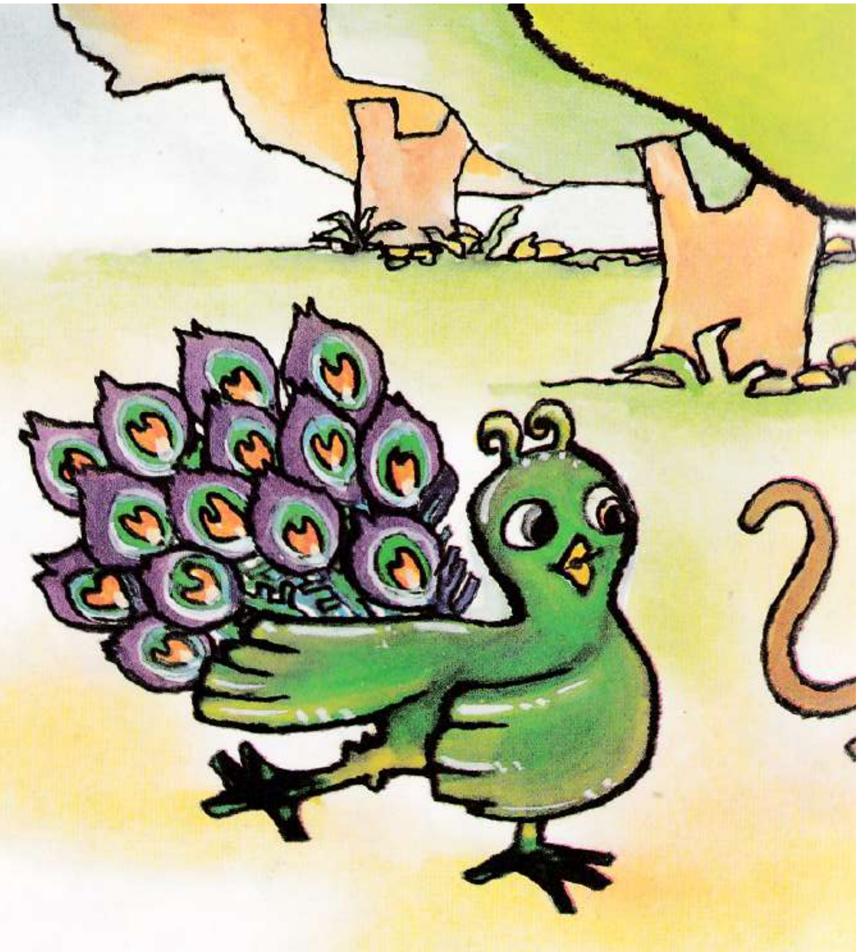


"میں بتاؤں!؟" مور نے کہا "میرا خیال ہے ہم اس پورے پیڑ کو طرح طرح کے پھولوں اور پھلوں سے سجادیں۔ ہوسکتا ہے لکڑہارے کی سمجھ میں آجائے... کہ ہم سب کیا کہنا چاہتے ہیں... اور وہ پیڑ راجا کو نہ کاٹے۔"

سارے جانوروں نے مور کے سجھاؤ پر بہت دیر بات کی۔ آخر شیر مان گیا اور اس نے فیصلہ سنادیا۔

"ٹھیک ہے ... یہی کرکے دیکھ لو!"

اور پورے جوش میں جنگل کا ایک ایک جانور کام میں لگ گیا۔ کتنا کام کرنا تھا تھوڑے سے وقت میں...!

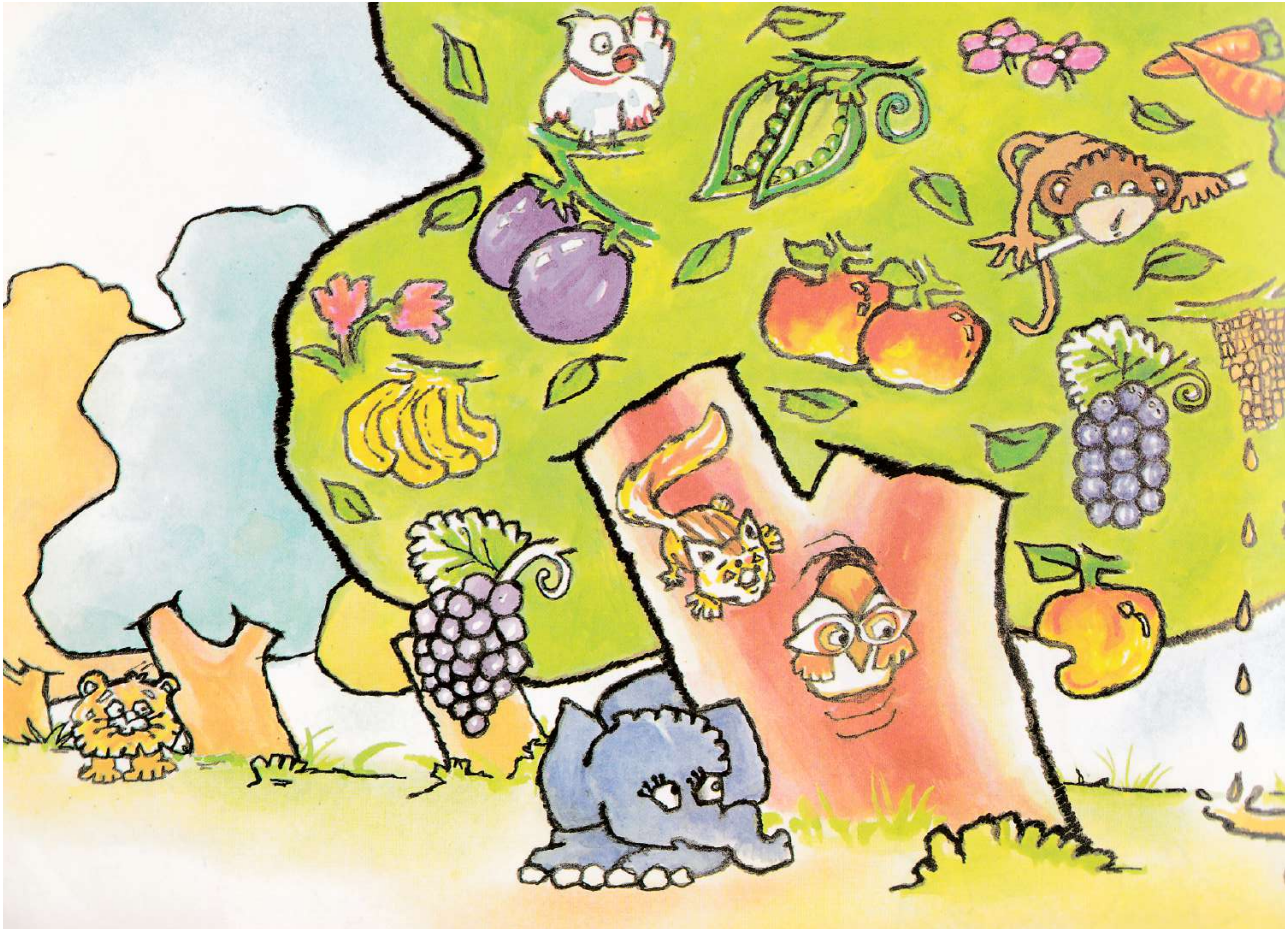




اور اگلی صبح جیسے ہی کلو لکڑہارے نے دیکھا، وہ تو حیران رہ گیا۔ اس نے آنکھیں مل مل کر کئی بار دیکھا۔ اس کی چھوٹی لڑکی جو اس کا کھانا لیے ہوئی تھی وہ تو پیڑ راجا کو دیکھتے ہی چیخ پڑی۔۔۔ "بابا۔۔۔ یہ کیسا خوبصورت پیڑ ہے۔! اچھے بابا اسے مت کاٹنا!" اس نے خوشامد کی۔

پیڑ راجا اس کے سامنے شان سے کھڑے تھے۔ مگر اب تو وہ بالکل جادوئی پیڑ لگ رہے تھے، چوٹی سے جڑ تک طرح طرح کے رس بھرے پھل اور خوشبودار پھول ان کی ٹہنیوں میں جھول رہے تھے۔ جنگل کی ساری چڑیوں کے چمکتے دمکتے رنگ برنگے پر پیڑ پر پتوں کی طرح لہرا رہے تھے، رات بھر شہد کی مکھیوں نے محنت کرکے جگہ جگہ چھتے بنادیے تھے جن سے سنہری شہد ٹپک رہا تھا۔

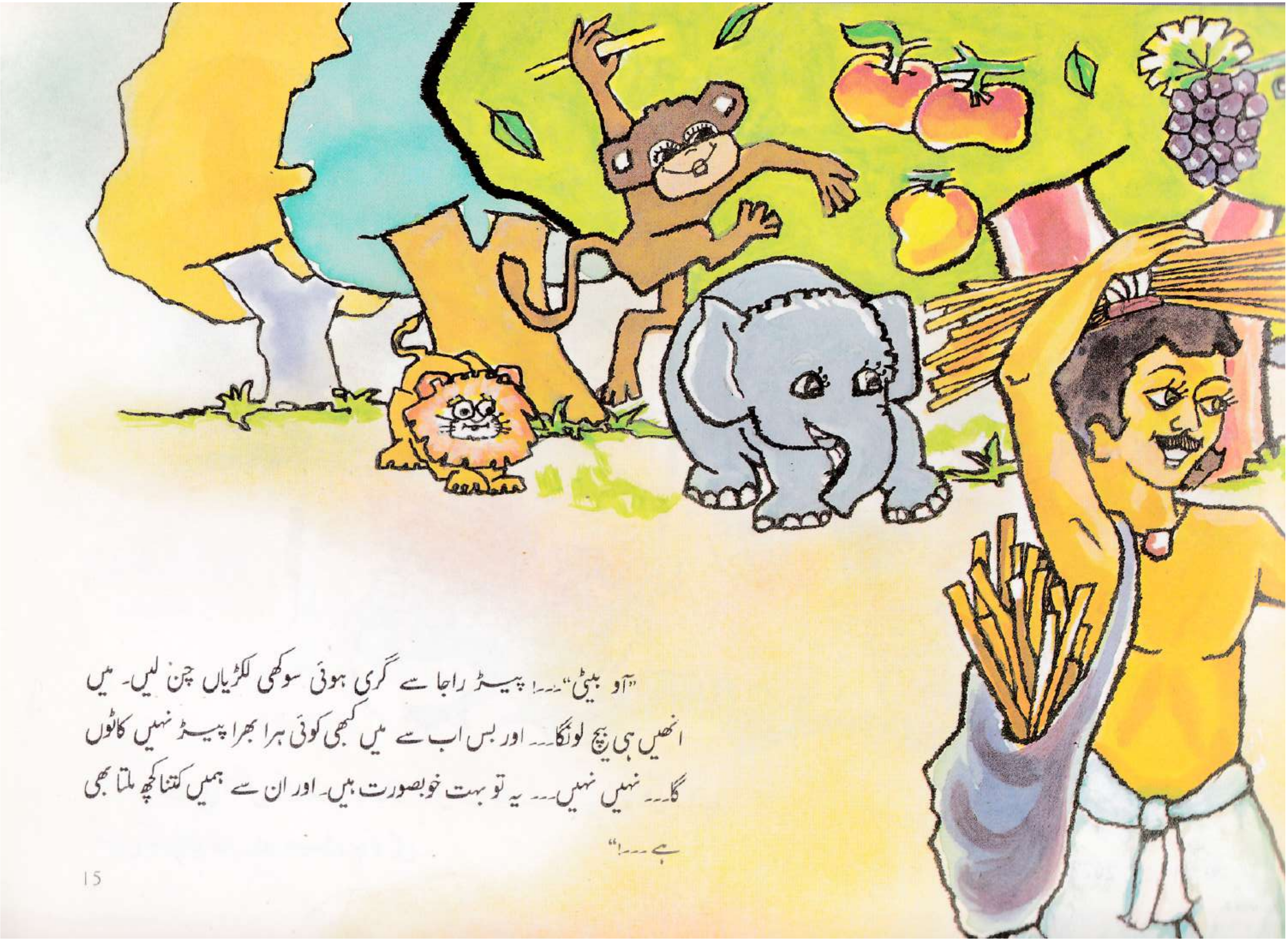




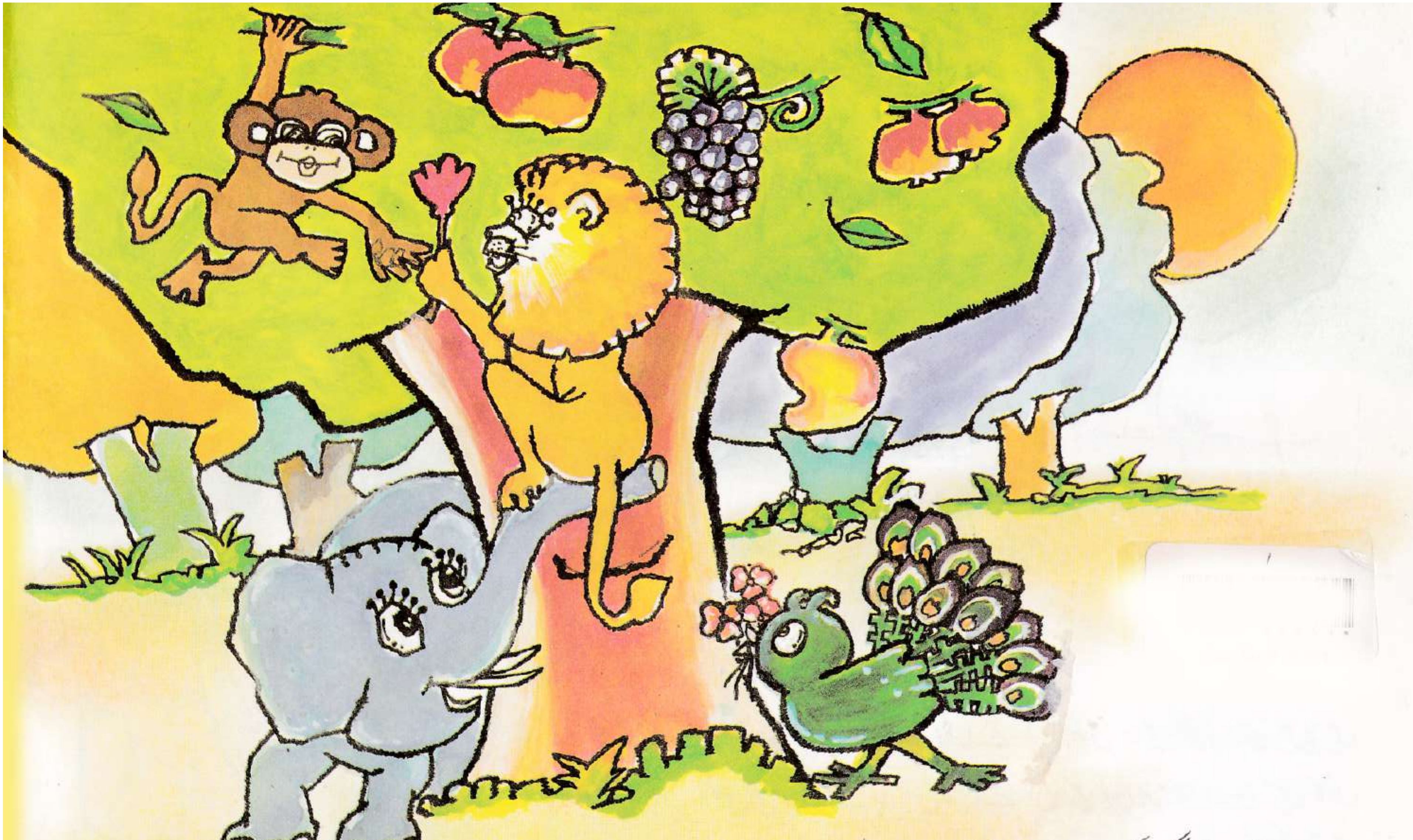


پیڑ کی ساری شاخوں پر چڑیاں منڈلارہی تھیں۔ چھوٹے، بڑے، جنگل کے سارے جانور پیڑ راجا کی چھاؤں میں مزے سے آرام کررہے تھے۔ انھوں نے کلّو کی طرف دیکھا۔۔۔ جو بات وہ اسے بتانا چاہتے ہیں کیا وہ سچ مچ سمجھ جائے گا۔!؟،

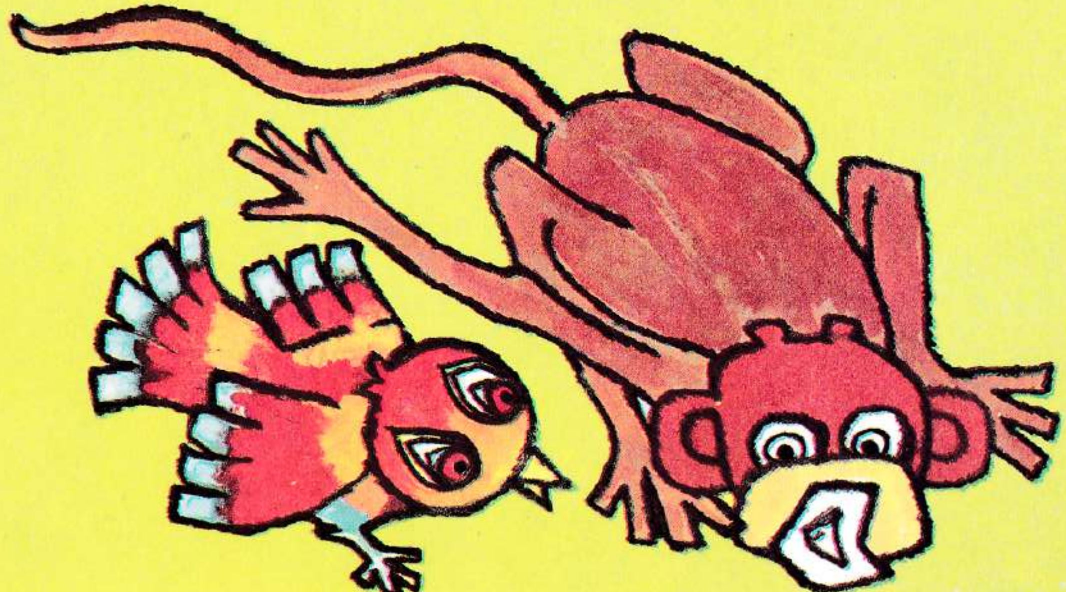
کلّو نے اپنا کلہاڑا زمین پر رکھا اور اپنی لڑکی کو دیکھ کر کچھ مسکرایا۔ "میں سمجھ گیا، یہ جانور مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہیں!"



"آو بیٹی"۔۔۔! پیڑ راجا سے گری ہوئی سوکھی لکڑیاں چن لیں۔ میں
انھیں ہی بیچ لونگا۔۔۔ اور بس اب سے میں کبھی کوئی ہرا بھرا پیڑ نہیں کاٹوں
گا۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ یہ تو بہت خوبصورت ہیں۔ اور ان سے ہمیں کتنا کچھ ملتا بھی
ہے۔۔۔!"



یہ سنتے ہی جنگل کے سارے جانور خوشی سے چلا اٹھے۔ سب نے مل کر اپنے
گھروں کو بچالیا تھا ۔ اور پیڑ راجا کو بھی۔



پہلا انگریزی ایڈیشن : 1994

پہلا اُردو ایڈیشن : مارچ۔ 1999

تعداد اشاعت : 3000

قیمت : 15.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.